بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس امت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا اور پتھروں کا برسنا ہوگا۔
(سنن ترمذی، رقم الحدیث ۲۱۳۸)

میوزک
عذابِ الٰہی عزوجل کا سبب ہے

بفیضانِ نظر عالمی روحانی شخصیت
حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف
مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

آزاد پبلشرز
۵۶۔ اردو بازار کراچی
PH : 32631839,32620178
E-mail : azadpublishers@gmail.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میوزک: عذابِ الٰہی عزوجل کا سبب ہے

بفیضان نظر۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید سمیر حسین

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آزاد پبلیشرز 56 اُردو بازار کراچی

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

(آمین)

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
01	میوزک (Music) کا معنیٰ	09
02	موسیقی (Music) کی تعریف اور حکم	09
03	آلاتِ موسیقی کا حکم	09
04	آلاتِ موسیقی توڑنے کا حکم	09
05	گانے باجے والے کی گواہی قبول نہیں	10
06	ذلّت کے عذاب کی وعید	10
07	آیت طیّبہ کی وضاحت	10
08	مفسّرین کرام کے چند اقوال	11
09	گانے باجوں کو پسند کرنے والے غور کریں!	11
10	اس امّت میں بھی کچھ لوگ بندر اور خنزیر ہو جائیں گے	12
11	اس امّت میں بھی عذاب ہوگا	12
12	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے عذاب نہ آیا	13
13	کفار پر عذاب نہ آنے کی پہلی وجہ	13
14	عقیدۂ اہل سنّت و جماعت	14
15	عقیدہ کی وضاحت	14
16	کفار پر عذاب نہ آنے کی دوسری وجہ	14
17	سرخ آندھی، زلزلے، پتھروں کے برسنے کے پندرہ اسباب	15
18	موجودہ حالات	17
19	مختلف واقعات حقیقت کے آئینے میں	17
20	تباہی کے بعد کا دل خراش منظر	19
21	مختلف زلزلوں میں ہلاکت کے واقعات	19

عنوان

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
22	دورِ نبوت میں زلزلے کے جھٹکے	22
23	دورِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں زلزلے کے جھٹکے	22
24	دورِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ میں زلزلے کے جھٹکے	22
25	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا زمین پر کوڑا مارنا	22
26	زلزلے کیوں آتے ہیں۔۔؟	23
27	زمین کس کے حکم سے لرزتی ہے۔۔۔؟	23
28	توبہ کی تین شرائط	25
29	دل ودماغ کو توبہ کی طرف لانے کا نسخہ	25
30	پچھلی قوموں پر کیوں عذابات آئے اک بار ضرور پڑھیئے	26
31	گزشتہ اقوام کے عذابات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے	29
32	موت کو یاد رکھنے کا خوبصورت انداز	29
33	دنیاوی آفات وعذابات کیوں؟	30
34	سب اپنے ہاتھوں کے ہیں کرتوت۔۔۔!	30
35	گناہگاروں پر شانِ لطف وکرم	31
36	شیطان ناچ گانے کی محفل جماتا ہے	33
37	توجہ کے ساتھ شیطان کی دو باتیں سنیئے!	34
38	گانے باجے شراب کے قائم مقام ہے	35
39	گانے والے پر شیاطین کی مار	36
40	دو ناپسندیدہ آوازیں	36
41	بزرگانِ دین کا جذبہ	36
42	ایمان والوں کو تنبیہہ	36
43	ربّ تعالٰی کی طرف سے امان نہیں آئی	37
44	جہنّم میں جانے سے بچیئے!	37

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
45	گناہ پر راضی ہونے کی چند ظاہری مثالیں ملاحظہ ہوں	37
46	میوزک کی کمائی حرام ہے	38
47	سب سے زیادہ خبیث کمائی	38
48	موبائل ٹونز (Tones) کا وبال	39
49	مساجد کو خرافات سے بچاؤ	39
50	جب مساجد میں آواز بلند کرنا منع ہے تو۔۔۔!	40
51	مساجد اس لئے نہیں بنیں۔۔۔!	41
52	ربّ تعالیٰ کے قہر و جبر کو مت للکاریئے۔۔۔!	42
53	مسجد سے نکلوادیا۔۔۔!	42
54	دورانِ تلاوت خاموش رہنا واجب ہے	43
55	شیطان میوزیکل ٹونز کے ذریعے ہمیں محروم کرنا چاہتا ہے	43
56	وقتِ عبادت شور وغل کرنا طریقۂ کفار ہے	44
57	اب تو مساجد بھی میوزک کی آواز سے محفوظ نہیں۔۔۔!	45
58	کفار کی عبادت سیٹیاں اور تالیاں بجانا ہے	45
59	مساجد میں سیٹیوں و تالیوں سے بڑھ کر میوزیکل ٹونز کا بجنا	46
60	مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے	47
61	بلند آواز میں تلاوت، اوراد و وظائف کا حکم	47
62	جب کسی کو تکلیف ہو تو ذکر بالجہر جائز نہیں	48
63	جب ذکر بالجہر منع ہے تو پھر میوزیکل ٹونز۔۔۔!	48
64	حالتِ نماز میں نمازی کو ٹوپی پہنانا منع ہے۔۔۔!	49
65	میوزیکل ٹونز بجانے اور اس کے سننے کا شرعی حکم	50
66	مساجد کا کتنا ادب ہے سنیے۔۔۔!	51
67	اگر یہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوتا تو!	51

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
68	موذی شئے کو مساجد میں نہ آنے دو	52
69	فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔!	53
70	مسجد میں موبائل ٹونز بند کروانے پر انعام خداوندی عزوجل	53
71	دوران نماز بھی موبائل فون بند کر سکتے ہیں	55
72	دورانِ نماز موبائل ٹونز بند کرنے کی صورت	56
73	اعتراض اور اس کا جواب	58
74	نماز میں ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز ہے	58
75	پیشانی سے مٹی یا گھاس صاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں	59
76	فی زمانہ ضروری مسئلہ	60
77	ٹونز بند کرنے کے لئے نماز توڑنے کی بھی اجازت ہے	61
78	معلوم ہوا۔۔۔؟ موذی شئے کو ختم کر دینے کی اجازت ہے	63
79	خوش اِلحان گویّا	64
80	نظرِ صحابی رضی اللہ عنہ کی شان	65
81	غور کیجئے! گانا باجے کے شائقین کس کی پیروی کر رہیں ہیں	66
82	سب سے پہلے گانا کس نے گایا۔۔؟	67
83	اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو	67
84	قیامت سے پہلے عذاب میں مبتلا ہونے کے سبب	67
85	اب فیصلہ ہمارے ہاتھوں میں ہے کہ۔۔۔!	68
86	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بَرَکات	68
87	شیطان کی پیروی کی نحوستیں	69
88	آخر میں عذاب میں مبتلاء کئے جانے کی اہم وجہ سنیئے!	70

عرضِ مصنّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نظر عنایت کے صدقے وطفیل یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

اس کتاب کا منظرِ عام پر آنے کی سب سے بڑی وجہ تو حضرت علامہ مولانا محمد بشیر عطاری قادری دامت برکاتہم العالیہ کا ارشاد ہے، مگر میں یہ کہوں کہ اس کتاب کی وجہ درحقیقت حضرت کا دردِ دل ہے، ایک کڑھن ہے جس کا صدور اکثر وبیشتر آپ سے ہوتا رہتا ہے۔

جب کسی کے موبائل میں میوزیکل ٹونز (Musical Tones) سن لیں تو ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے فوراً سادہ ٹون لگانے کا حکم صادر فرماتے ہیں بسا اوقات تو آئے ہوئے سائلین کی میوزیکل ٹونز (Musical Tones) بجنے پر فوراً ان سے موبائل لے کر مجھے دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی ٹون بدل دو۔ (سبحان اللہ)

یہ آپکا جذبۂ صادق ہے کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جہاں آپ اس قسم کی خرافات دیکھتے ہیں تو حدیث مبارک پر عمل کرتے ہوئے ہاتھ سے یا پھر زبان سے روکنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، ورنہ دل میں تو لازمی بُرا جانتے ہیں۔

حضرت کی یہ خواہش تھی کہ ایسی کتاب لکھی جائے جس میں بالخصوص ان لوگوں کی

اصلاح کی جائے جو موبائل فون میں سادہ ٹونز کے بجائے میوزیکل ٹونز (Musical Tones) لگا کرنا جائز وحرام کام کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی کہ ان میوزیکل ٹونز (Musical Tones) کی وجہ سے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جلوت وخلوت میں گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں، اور اب المیہ یہ ہے کہ جہاں دینی وروحانی مجالس ومحافل کا تقدّس پامال ہوتا ہے وہاں مساجد کی بے حرمتی کے عظیم گناہ کے ذریعے نامۂ اعمال بھی مجروح ہوتے ہیں۔

اس کتاب میں بالخصوص گانے باجے اور میوزک سے متعلق عذابات کی وعیدوں کا بیان ہے اور ضمناً ہر وہ گناہ جس پر عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں ذکر کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ مسلمان کچھ ہوش کریں۔

الحمدللہ! ہمارا مقصود فقط اصلاح ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

(پارہ ۲۶، سورۂ ذٰریات، آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس آیت مبارک پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین)

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ

میوزک (Music) کا معنیٰ

میوزک کے معنیٰ ہے: موسیقی، راگ، نغمہ، سرور۔

(فیروز اللغات، اردو، ص ۱۳۹۹)

موسیقی (Music) کی تعریف اور حکم

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

غناء (ایسے میوزک، گانے کو کہتے ہیں) جو نفس کو حرکت دیتا ہے اور نفس و خواہش اور گناہوں پر ابھارتا ہے۔

ایسا گانا/میوزک سننا حرام ہے، اور اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنانے والا کام ہے۔ (الجامع الاحکام للقرطبی، ج ۱۴، ص ۵۳)

آلاتِ موسیقی کا حکم

فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آلاتِ موسیقی (باجہ، بانسری، طبلہ، ڈھول، وغیرہ) خریدنا، بجانا، سننا حرام ہے۔ (فتاویٰ کبریٰ، ج ۶ ص ۲۹)

آلاتِ موسیقی توڑنے کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَبَارَاتِ يَعْنِي الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ وَالْأَوْثَانَ

"بے شک اللہ عزوجل نے مجھے تمام عالمین کے لئے رحمت اور باعثِ

ہدایت بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آلاتِ موسیقی (بانسری، ڈھول، باجے، طنبوراوغیرہ)اور بتوں کوتوڑ دوں''۔(مسند احمد، حدیث ۲۱۱۹۰)

گانے باجے والے کی گواہی قبول نہیں

جو شخص لوگوں میں برا کھیل تماشا کرے جیسے طنبور (ستار) کا استعمال اور مزامیر (بانسری) وغیرہ، آلاتِ راگ وغیرہ کا استعمال تو وہ مردود الشہادۃ ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی۔(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۸۹)

ذلّت کے عذاب کی وعید

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۝ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ

اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمان، آیت ۶)

آیت طیّبہ کی وضاحت

لَہْو یعنی ہر اس باطل کھیل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بے مقصد کہانیاں افسانے سننے سنانے والے، میچ کھیلنے اور دیکھنے کے دوران نمازوں کو ضائع کر دینے والے اور

فضول لغویات میں وقت برباد کرنے والے سب اسی عذاب کی وعید میں داخل ہیں۔

مفسّرین کرام کے چند اقوال

حضرت علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر نقل فرمائی ہے:

كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَذِكْرِهٖ

یعنی ہر وہ بات لَھْوَ الْحَدِیْث ہے جو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کردے، رات گئے تک قصہ گوئیاں، ہنسانے والے چٹکلے ہر طرح کی خرافات، گانا بجانا وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ (تفسیر روح المعانی، جزء ۲۱، ص ۶۷)

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر وہ بات جو نفع بخش باتوں سے غافل کردے یعنی ایسی جھوٹی بات جس کی کوئی اصل نہ ہو، ایسے قصّے کہانیاں جن کا اعتبار نہ ہو، اس کے علاوہ ہنسانے والی باتیں (لطیفے) فضول کلام سب اس میں شامل ہے۔

(تفسیر مظہری، ج ۷، ص ۳۶۴، مترجم، سورۂ لقمان، آیت ۶)

گانے باجوں کو پسند کرنے والے غور کریں!

علامہ حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس عذاب کی وعید سے مراد وہ لوگ ہیں جو گانے اور ان کے آلات خریدتے یا انہیں پسند کرتے ہیں۔ (تفسیر بغوی، ج ۵، ص ۱۷۷)

مفسرین کے بادشاہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جلیل القدر

شاگرد امام مجاہد رضی اللہ عنہ بھی اس آیت کریمہ میں مذکور شیطان کی آواز سے گانا بجانا اوراس کے آلات وغیرہ مراد لیتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳ص ۲۹۴)

اس کے علاوہ خود حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود، خواجہ حسن بصری، سعید بن جبیر، عکرمہ، مکحول اوران کے علاوہ دوسرے ائمہ صحابہ کرام اورتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین ان آیاتِ کریمہ میں بیہودگی اور کھیل کی بات سے گانا بجانا مراد لیتے ہیں اوراس کی یہی تفسیر فرماتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳ص ۲۹۳)

معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں ہمیں گانے باجے، آلاتِ موسیقی اور دیگر آلات گناہ کے استعمال پر ذلّت کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

اس امّت میں بھی کچھ لوگ بندر اور خنزیر ہو جائیں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَیَکُونَنَّ مِنْ اُمَّتِی أَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِیرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جوزنا اور ریشمی کپڑوں اورشراب اور باجوں (میوزک) کو حلال ٹھہرائیں گے۔(نتیجہ یہ ہوگا کہ) وہ بندر اور خنزیر ہو جائیں گے۔(بخاری ج ۳، ص ۸۳۷)

اس امّت میں بھی عذاب ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس امّت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا اور پتھروں کا برسنا ہوگا، ایک مسلمان نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کب ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا اور شراب پی جائے گی۔

(سنن ترمذی، ج ۲، ص ۴۴ حدیث ۲۱۳۸)

یعنی جب ان کاموں کی کثرت ہوگی تو پھر ان عذابات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ (الامان والحفیظ)

ہوسکتا ہے کہ مذکورہ حدیث مبارک کو پڑھ کر کسی کے دل ودماغ میں خیال آئے کہ قرآن کریم میں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے عذاب نہ آنے کا ذکر ہے مگر اس حدیث میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عذاب کی وعید سنا رہے ہیں۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے عذاب نہ آیا

سوال: کفّار ومشرکین کے کہنے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نہ آیا۔۔۔؟

کفار پر عذاب نہ آنے کی پہلی وجہ

اس سوال کا جواب قرآنِ مجید میں باریٔ تعالیٰ نے خود دیا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پارہ ۹ سورۂ انفال، آیت ۳۳)

مفسرین کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے درمیان میں موجودگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب

نازل نہیں کیا۔

تمام انبیاء سابقین علیہم السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی یہی عادت جاریہ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی بستی والوں پر اس وقت تک عذاب نہیں بھیجا جب تک اپنے نبی کو وہاں سے نکال نہ لیا۔

عقیدۂ اہل سنّت وجماعت

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر وقت ہر مسلمان کے ساتھ ہیں اس لئے ہم پر ہمارے گناہوں کی وجہ سے ایک ساتھ عذاب نہیں آتا۔

کیونکہ عذاب نہ آنے کی وجہ حضور اکرم ﷺ کی موجودگی ہے، اللہ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء، آیت ۱۰۷)

عقیدہ کی وضاحت

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما زیادہ راحت وسکون میں ہیں چونکہ وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی آغوشِ رحمت میں آرام فرمارہے ہیں۔

جو انہیں عذاب میں مانے وہ اس آیت کا منکر ہے۔ (نور العرفان)

کفار پر عذاب نہ آنے کی دوسری وجہ

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرّمہ میں مقیم

تھے تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

نازِل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جب تک حضور مکہ ٔمکرمہ تھے جب بھی عذاب نہ آسکا اور جب ہجرت فرماگئے تب استغفار کرنے والوں کی برکت سے مکہ ٔمکرمہ میں عذاب نہ آسکا۔حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دنیا میں دو امان ہیں: (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات (۲) استغفار۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پردہ فرمالیا، استغفار قیامت تک رہے گا۔ (نورالعرفان)

سرخ آندھی، زلزلے، پتھروں کے برسنے کے پندرہ اسباب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پندرہ (بُری) باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں۔۔۔؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا۔

(۲) امانت کے مال کو مالِ غنیمت تصوّر کیا جائے گا۔

(۳) زکوٰۃ کو ٹیکس اور جرمانہ سمجھا جائے گا۔

(۴) مرد اپنی بیوی کا فرمانبردار ہو جائے گا۔

(۵) اپنی ماں کا نافرمان ہو جائے گا۔

(۶) دوستوں سے بھلائی کرے گا۔

(۷) باپ سے بُرا سلوک کرے گا۔

(۸) مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔

(۹) ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے۔

(۱۰) انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزّت کی جائے گی۔

(۱۱) شراب پی جائے گی۔

(۱۲) مرد ریشم پہنیں گے۔

(۱۳) گانے والیاں رکھی جائیں گی۔

(۱۴) باجے اور دیگر آلاتِ موسیقی بجائے جائیں گے۔

(۱۵) بعد میں آنے والے اپنے اسلاف پر لعن طعن کریں گے۔

پس ایسے حالات میں لوگوں کو چاہئے کہ وہ سرخ آندھی، زمین میں دھنسائے جانے اور صورتیں مسخ ہونے کا انتظار کریں۔ دوسری روایت میں مزید یہ بھی ہے کہ زلزلے، پتھروں کے برسنے کا انتظار کریں۔

(سنن ترمذی، معہٗ روایتِ ثانی: ج ۲، ص ۴۴ حدیث ۲۱۳۶، ۲۱۳۷)

موجودہ حالات

قربان جائیں اپنے پیارے مُحسن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب پر کہ چودہ سو برس پہلے ہی موجودہ حالات سے باخبر فرما دیا تھا۔

آج اگر ہم غور کریں تو پندرہ باتوں میں سے کوئی بات ایسی نہیں جو پوری ہوتے دکھائی نہ دے۔ جدھر نظر دوڑائیں ہر طرف ایک ہی سماں دکھائی دیتا ہے، غریب بستیوں سے لے کر جاگیرداروں کی حویلیوں تک، نوکر کی کرسی سے لے صدرات کی کرسی تک ہر شخص ان گناہوں میں ملوّث ہونے کی وجہ سے مصائب و آلام میں مبتلاء ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں ہوش رُبا خبریں سننے کو ملتی ہیں۔

مختلف واقعات حقیقت کے آئینے میں

۱۷، اگست ۱۹۹۹ء کی رات ترکی بحریہ بیس (Base) میں خوفناک زلزلہ آیا، ایک رپورٹ کے مطابق یہ ترکی بحریہ بیس (Base) سے زیادہ کوئی مضبوط اور محفوظ قلعہ نہیں تھا، یہ زلزلوں اور بموں سے محفوظ تھا، تمام سپلائی کا سامان، آلات، ہتھیار، Ammunition کا سامان وہ محفوظ کیا جاتا تھا۔

(زلزلے کی وجوہات سننے سے قبل یہ سنتے چلیے کہ ۲۸ فروری کو غیر اسلامی احکامات کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے عمامہ، حجاب، لمبا جبّہ پہننے، ۱۴ سال سے کم عمر بچوں پر اسلامی تعلیم کی پابندی لگائی گئی تھی۔)

ترکی بحریہ کے بیس (Base) میں ایک بڑی شرمناک تقریب ہو رہی تھی، جس میں غیر ملکی ملٹری مشیر (اسرائیل، برطانیہ، امریکہ، اور فرانس) شامل تھے۔ اس

تقریب میں جونیئر افسران کو ترقی اور سینئر افسران کو ریٹائرڈ کیا جارہا تھا، ایک جونیئر افسر کو قرآن کریم پڑھنے پر ڈانٹ پلائی جارہی تھی، اور ایک سینئر افسر نے قرآن کریم کو (معاذ اللہ) زمین پر زور سے دے مارا۔ دونوں افسران کے درمیان جھگڑا ہوا، اور اسلام کے خلاف خوب بکواس کی گئی۔ مختصر یہ کہ ساری کوشش اس بات پر کی گئی کہ ترکی سے اسلام کو مکمل نکال دیا جائے۔ اور پھر متکبرانہ لہجے میں یہاں تک کہا گیا کہ ہم اس پوزیشن میں آگئے ہیں کہ ہمیں ان منصوبوں پر عمل کرنے سے خدا بھی روک نہیں سکتا۔

(ثُمّ معاذ اللہ جلّ جلالہٗ)

یہ باتیں کہنے کی دیر تھی کہ زمین ان کے گناہوں کا بوجھ برداشت نہ کر سکی اور زمین سے ایک چیختی ہوئی آواز فضا میں گونجی، اور ایک خوفناک اور دلوں کو دہلا دینے والی چنگھاڑ سنائی دی، کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ آواز اتنی دہشت ناک اور درد ناک تھی کہ ہم یہ سمجھے کہ قیامت آگئی اور ہم اب ختم ہو گئے، آواز کی گرج سن کر دل دہشت سے پھٹنے لگے، کلیجے منہ کو آنے لگے، اگر یہ آواز ایک منٹ تک برقرار رہتی تو لوگوں میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچتا۔

اس کے بعد محسوس کیا گیا کہ زمین گرم ہو رہی ہے، اور مختلف جگہوں سے بھاگ نکل رہی ہے، آسمان سرخی مائل ہو گیا، گویا کہ آسمان کو برسنے کا حکم ہو گیا اور آگ کا ایک گولہ بحریہ بیس (Base) کے اوپر گرا، اس نے تباہی مچا کر رکھ دی۔

اِدھر زمین کپکپانے لگی، عمارتیں شدت کے ساتھ ہلنے لگیں، اور صرف ۴۵ سیکنڈ میں بڑی بڑی پہاڑ جیسی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کر زمین بوس ہو گئیں۔

اُدھر گولگ کے ساحل سے ایک موج تقریباً ۳۰ سے ۴۰ میٹر بلند نمودار

ہوئی، اور دیکھتے ہی دیکھتے ساحلی علاقوں کو تہس نہس کرتی ہوئی زمین میں آدھے کلو میٹر کے فاصلے تک جا پہنچی۔ اس تباہی نے جوا خانے اور ہوٹل کو مکمل تباہ و برباد کر دیا۔

تباہی کے بعد کا دل خراش منظر

تباہی و بربادی کے بعد غوطہ خوروں کو ترکی بحریہ کے نشانات کو تلاش کرنے کی غرض سے اتارا گیا تو اس نے آکر بیان دیا کہ

جوّا خانے کے باقیات ۶۲ میٹر گہرائی میں پڑے ہیں، ایک آدمی جمی ہوئی حالت میں پڑا تھا، اس کا ایک بازو درخت کے تنے سے لپٹا ہوا تھا اور ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل ہے۔ دہشت سے اس سے آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اس کا چہرہ خنزیر کے چہرے میں بدل چکا تھا۔

دوسرے آدمی کو دیکھا گیا کہ اس نے ہاتھ میں تاش پکڑے ہوئے تھے اور اس کی بھی آنکھیں دہشت سے کھلی ہوئی تھیں، اس کا چہرہ بندر کی صورت میں بدل چکا تھا۔

یہ واقعہ پڑھ کر پچھلی حدیث مبارک پر غور کریں کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی تصدیق ہوتی واضح نظر آ رہی ہے۔

مختلف زلزلوں میں ہلاکت کے واقعات

۹ اگست ۱۱۳۸ء کو شام میں زلزلے سے ۲ لاکھ تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

۲۳ جون ۱۵۵۶ء کو چین کے شان سی علاقے تباہ کن زلزلے سے ۸ لاکھ تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

جنوری ۱۶۹۳ء میں اٹلی کا شہر سسلی زلزلے سے تباہ ہو گیا اور ۶۰ ہزار افراد